بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | منگل ۲۶ رجب ۱۴۰۳ھ ۱۰ ہجرت ۱۳۶۲ ہش ۱۰ مئی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۹ ہجرت / مئی - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بلڈ پریشر کے باعث ناساز چلی آرہی ہے کل بھی بلڈ پریشر زیادہ ہوگیا تھا۔"

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت یابی عطا ہو احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم حضرت سیدہ کو جلد از جلد شفائے کامل سے نوازے۔ آمین ؂

- میری بھابھی صاحبہ اہلیہ برادرم مبارک احمد خالد منیجر و پبلشر ماہنامہ "خالد" و "تشحیذ الاذہان" ربوہ قریباً دس روز سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے
(منیر احمد کارکن دفتر الفضل ـــ ربوہ)

- مکرم و محترم عبدالغفار صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ کئی دنوں سے شدید علیل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(سید مبشر حسین۔ کاتب "الفضل" ربوہ)

- خاکسار کی والدہ بہت بیمار ہیں احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضلوں سے مکرمہ والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔
(منیر احمد کارکن وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ)

- میری بیٹی عزیزہ مبشرہ سلطانہ کا نکاح ہمراہ مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ ابن مکرم غلام رسول صاحب کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار (۵۰۰۰/-) روپیہ حق مہر پر مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے مورخہ ۳۱/۱۲/۸۲ کو ایوان محمود میں پڑھا تھا۔
مورخہ ۲ جنوری ۱۹۸۳ء کو تقریب رخصتانہ ایوان محمود میں ہوئی جس میں حضور نے ازراہِ شفقت شرکت فرما کر بچی کو دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے رحمت کا باعث بنائے۔ آمین
(محمد صدیق ڈرائیور دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی اُمّی کی پیروی سے پائی ہے

جو پیروی کریگا اسکو ایسی قبولیت ملے گی کہ کوئی بات اسکے آگے انہونی نہیں رہیگی

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلۂ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر۔ تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی ..... سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی اُمّی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کریگا وہ بھی پائے گا۔ اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اُس کے آگے انہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہوگا۔ اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہونگی۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔"

(سراج منیر صفحہ ۸۲)

"ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لیے آفتاب ہے۔ جیسے اجسام کے لیے سورج وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصّہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا۔ جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لیے کھولا نہ گیا۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۴۰۳)

ایمان میں نئی تازگی پیدا کرنیوالا واقعہ ؂ روحوں پر وجد طاری کرنیوالی باتیں

جیب کٹ جانے پر قرض لے کر چندہ ادا کر دیا

ایک مخلص دوست نے اپنا ایک نہایت ایمان افروز واقعہ تحریر کیا ہے۔ انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ صد سالہ جوبلی فنڈ کو سن کر اس میں ۱۶۰۰ روپے دینے کا وعدہ کیا اور تھوڑی دیر بعد ایک ہزار روپے ادا بھی کر دیئے۔ باقی وعدہ ادا کرنے کیلئے اور کچھ اور رقم ساتھ لے کر یہ لاہور سے ربوہ کیلئے بس میں سوار ہوئے۔ ان کے پاس کل ۳۷۰۰ روپے تھے۔ یہ ساری رقم کسی گرہ کٹ نے اڑا لی۔

رقم ضائع ہونیکے افسوس کیساتھ یہ پریشانی بھی تھی کہ وعدہ ادا کرنے میں تاخیر ہوجائیگی اور نقصان ایسا تھا جو اپنی جگہ پر شدید پریشانی کا موجب تھا۔ اس مشکل مرحلے میں اور ابتلا کی اس پریشان کن صورت میں اس مخلص دوست کو اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت ہی اعلیٰ اور بابرکت فیصلہ کی توفیق بخشی۔ انہوں نے سوچا کہ ابتلاء تو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہی آزمائش کے لئے ہے۔ میں اس آزمائش سے جتنی شان سے سرخرو ہو کر نکلوں گا اتنا ہی اللہ کے فضلوں کا وارث بنوں گا۔ چنانچہ انہوں نے قریباً ۴۰۰۰ روپے کا نقصان فراموش کر کے مزید ۱۰۰۰ روپے قرض لیا اسمیں سے ۶۰۰ روپے جوبلی کا چندہ اور ۴۰۰ روپے چندہ عام ادا کر دیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مخلص دوست کی قربانی قبول کرے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کا مینہ برسائے اور ان کی تمام مشکلات اور مصائب کو محض اپنے فضل سے دور کرے۔ انکے بچوں کو ہر میدان میں کامیابی عطا کرے اور ہر مرحلے میں سرخروئی سے نوازے۔ اور جملہ احباب کو اس نیک نمونے کی پیروی کرنے کی توفیق عطا کرے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ رجب ۱۴۰۳ھ

۱۰ ہجرت ۱۳۶۲ ہش

حاملینِ شریعت کا بے جا فخر اور اس کا انجام

اس میں شک نہیں کسی قوم کا آسمانی شریعت کا حامل ہونا اس کے لئے بہت بڑے اعزاز اور شرف کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن وہ قوم اس اعزاز اور شرف کی اس وقت تک ہی مستحق رہتی ہے جب تک وہ اس شریعت پر عمل پیرا ہو کر اپنے عمل و کردار کو شرعی احکام کے سانچے میں ڈھالے رکھتی ہے لیکن جب وہی قوم اس شریعت پر عمل کرنا ترک کر کے اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے لگتی ہے اور اس کے نتیجہ میں جو فساد و بگاڑ پیدا ہوتا ہے اسے بعد کی نسلیں اپنے آباء و اجداد کا مسلک قرار دے کر اس کی پیروی اپنے پر لازم کر لیتی ہیں تو نہ صرف یہ کہ وہ اعزاز و شرف اس قوم سے چھن جاتا ہے بلکہ وہ موردِ غضب الٰہی بنے بغیر نہیں رہتی۔ اس کی واضح مثال اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے حالات میں بیان کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کتاب نازل کر کے بنی اسرائیل کو اہلِ کتاب ہونے کا شرف عطا کیا اور ان پر نازل ہونے والی کتاب کے متعلق فرمایا۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ

(المائدہ آیت ۴۵)

ہم نے تورات کو یقیناً ہدایت اور نور سے بھرپور اتارا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی انہیں حکم دیا کہ وہ اس کتاب کو مضبوطی سے تھامے رہیں اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہو کر متقی بنیں تاکہ وہ اہلِ کتاب ہونے کے اعزاز اور شرف کے بجا طور پر مستحق بنے رہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۶۴)

(اے بنی اسرائیل) جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے (یعنی تورات) اسے مضبوطی سے پکڑ لو اور جو (ہدایت اور نور) اس میں ہے اسے یاد رکھو (یعنی اس پر عمل پیرا رہو) تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے تورات کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہو کر تقویٰ کی راہ پر قدم مارا، اللہ تعالیٰ نے انہیں بشارت دی کہ وہ ان کے اجر کو ضائع نہیں ہونے دے گا اور انہیں اپنے فضلوں سے نوازے گا چنانچہ فرمایا:۔

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۷۱)

اور (بنی اسرائیل میں سے) جو لوگ (موسیٰ کی) کتاب کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور انہوں نے نماز کو قائم رکھا ہے۔ ہم ایسے مصلحین کے اجر کو ضائع نہیں کریں گے

لیکن بعد میں بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بکثرت پیدا ہوئے جو اس بات پر تو فخر کرتے تھے کہ وہ اہلِ کتاب ہیں اور اس بناء پر خدا کے لاڈلے ہیں تاہم انہوں نے تورات کے احکام پر عمل کرنا ترک کر دیا۔ انہوں نے اس کے احکام کو پس پشت ڈال کر دنیا اور اس کی زینتوں کو اپنا مقصود بنا لیا۔ اور انہی میں منہمک رہنے لگے۔ اس کے باوجود وہ سمجھتے یہ تھے کہ اہلِ کتاب ہونے کی وجہ سے خدا انہیں بخش دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۭ (الاعراف آیت ۱۷۰)

مگر پہلے بنی اسرائیل کے بعد کچھ اور (بنی اسرائیل) کھڑے ہو گئے جو کتاب موسیٰ کے وارث بنے۔ ان کا حال یہ ہے کہ حلال و حرام کی تمیز کے بغیر دنیوی مال حاصل کرنے کے درپے رہتے ہیں اور کہتے ہیں ہماری خطا معاف کر دی جائے گی لیکن اگر انہیں ایسا ہی مال حاصل ہونے کا موقعہ ملے تو وہ اس کو بلا تامل لے لیں گے۔

شریعت کے حامل ہونے کے باوجود بنی اسرائیل میں دنیا اور اس کے اموال کی محبت اس قدر رچ بس گئی تھی اور معاشرتی برائیوں میں وہ اس قدر مستغرق ہو چکے تھے کہ ان کی اصلاح کی غرض سے اس شریعت کے تابع متعدد نبی خدا تعالیٰ نے ان کے درمیان مبعوث کئے لیکن ہوا یہی کہ چند سعید الفطرت انسانوں کے سوا کسی نے ان کی آواز پر کان نہ دھرا۔ غالب اکثریت اس زعم میں ہی مبتلا رہی کہ ہم خود شریعت کے حامل ہیں اور اس بنا پر خدا کے چہیتے ہیں وہ ہماری سب خطائیں معاف کر دے گا اور ہمیں بخش دے گا۔ اسی زعم میں انہوں نے خدا تعالیٰ کے فرستادوں کی نہ صرف مخالفت کی۔ بلکہ ان میں سے بعض کو قتل کر ڈالا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ اَفَكُلَّمَا جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ ۙ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۚ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۸۸)

اور ہم نے (یقیناً) موسیٰ کو کتاب دی تھی اور اس کے بعد ہم نے ان رسولوں کو (جنہیں تم جانتے ہو اس کے) پیچھے بھیجا اور عیسیٰ ابن مریم کو (بھی) ہم نے کھلے کھلے نشانات دیئے اور روح القدس کے ذریعہ اسے طاقت بخشی (لیکن تم نے سب کا مقابلہ کیا) تو پھر جب تمہارے پاس کوئی رسول اس تعلیم کو لے کر آیا جسے تمہارے نفس پسند نہیں کرتے تھے تو تم نے تکبر کیا۔ چنانچہ بعض کو تم نے جھٹلایا اور بعض کو قتل کر دیا۔

بنی اسرائیل کی اس روش کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے ان پر لعنت بھیجی اور ان کے لئے کبھی نہ کم ہونے والا عذاب مقدر کر دیا۔ چنانچہ فرمایا:

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۸۷)

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس جہان کی زندگی کو بعد میں آنے والی زندگی پر مقدم کر لیا ہے۔ اس لئے نہ تو ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کی کسی اور رنگ میں مدد کی جائے گی۔

قرآن مجید میں مذکور بنی اسرائیل کے یہ حالات اس امر پر گواہ ہیں کہ شریعت حقہ کا حامل ہونا ایک قوم کے لئے اس وقت ہی اعزاز اور شرف کا موجب ہو سکتا ہے جب وہ قوم اس پر عمل پیرا ہوتے ہوئے تقویٰ کی راہ پر گامزن رہے۔ لیکن اگر وہ اس بات میں مگن رہے کہ وہ شریعت خداوندی کی حامل ہے اور دنیا کے لہو و لعب میں محو ہو کر آخرت کو فراموش کر بیٹھے تو پھر محض شریعت کا حامل ہونا اسے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ بنی اسرائیل کے یہ حالات خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسی لئے تفصیل سے بیان کئے ہیں کہ جنہیں اس نے کامل اور ہمیشہ ہمیش رہنے والی شریعت کا حامل بنایا ہے وہ ان سے عبرت حاصل کریں اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے سے احتراز کریں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصلِ مطالعہ

"عیسائی مسلمان" کے نام سے عیسائیت میں ایک نئے فرقہ کا آغاز

★ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرکے عیسائیت کی آغوش میں لانے کی ایک خطرناک سازش

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

حال ہی میں روزنامہ الفضل کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نمبر میں ایڈیٹر الفضل مکرم جناب مسعود احمد صاحب دہلوی کی تقریر بعنوان "غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم اور عیسائی چرچ کا ردِ عمل" چھپی ہے جو انہوں نے جلسہ سالانہ میں فرمائی تھی اس میں آپ نے تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ مشرقی ممالک اور خصوصاً برصغیر ہند میں کس طرح عیسائیت کی عالمگیر سرگرمیوں کا آغاز کیا گیا اور ہندوستان کو مکمل طور پر عیسائی بنانے اور اسلام کو اس خطہ سے مٹا دینے کے لیے کیسے خطرناک منصوبے تیار کرکے ان پر عمل کی کوششیں کی جاتی رہیں۔

نیز انہوں نے ان حالات میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے نتیجہ میں اس زمانہ میں رائج مسیحی اور پولوسی مذہب کی ہزیمت اور اسلام کے حق میں رونما ہونے والے انقلابِ عظیم کا ذکر کرنے کے بعد یورپ کے عیسائی پادریوں اور اسلام کے مخالف مستشرقین کے ردِ عمل کا صحیح نقشہ کھینچ کر ان حقائق سے پردہ اٹھایا ہے جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اب مغرب کی عیسائی دنیا مذہبی لحاظ سے اپنی مکمل ہزیمت اور شکست کا اعتراف کرنے کے بعد اسلام اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور انہیں اپنے مذہب سے برگشتہ کرنے نیز عیسائی دنیا کو اسلام کی گود میں آنے سے بچانے کے لیے کن کن اوچھے ہتھیاروں کو استعمال میں لا رہی اور کس طرح اسلام کے خلاف میٹھی چھریاں اور حیلے سازیاں عمل میں لا رہی ہے چنانچہ جناب ایڈیٹر صاحب نے لکھا ہے:۔

عیسائی چرچ کی نئی حکمتِ عملی

"جماعت احمدیہ کے ہاتھوں زک اٹھانے دلائل کے میدان میں شکستِ فاش سے دوچار ہونے اور عیسائیت کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے سنہری خوابوں کے خاک میں ملنے کے بعد مغرب کے عیسائی چرچ نے اب بشدت یہ محسوس کیا ہے کہ اس کے لیے ایک نیا مسئلہ یہ اٹھ کھڑا ہوا ہے کہ مسلمانوں کو عیسائی بنانا تو دور کی بات ہے عیسائیت سے بدظن ہونے والے اہلِ مغرب کو اسلام کی آغوش میں جانے سے کیونکر روکا جائے۔ چنانچہ اس نئی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لیے عیسائی دانشوروں نے سر جوڑ کر عیسائیت کو اس نئے خطرے سے بچانے کے لیے ایک بہت وسیع اور گہرا منصوبہ تیار کیا ہے۔ مقصد اس منصوبہ کا یہ ہے کہ ایک طرف مغربی عوام کو جو عیسائیت سے بدظن ہو چکے تھے اسلام کی آغوش میں جانے سے بچایا جائے اور دوسری طرف جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کو عیسائیت کے قریب آنے میں جو زبردست روک پیدا کر دی ہے خود مسلمانوں کو جماعت احمدیہ سے بدظن کرکے اس روک کو دور کیا جائے اور اس طرح مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرکے انہیں عیسائیت کے دوبارہ قریب لایا اور عیسائیت کے بچھائے ہوئے جال میں پھنسایا جائے۔"

عیسائی دنیا کے اسلام اور مسلمانوں اور جماعت احمدیہ کے خلاف مندرجہ بالا ناپاک عزائم اور مختلف حیلوں اور ہتھکنڈوں پر عمل کے ثبوت میں انہوں نے خود مغرب کے پادریوں اور مخالف اسلام مستشرقین کی کتب اور رسائل سے بین اور واضح شواہد پیش کیے ہیں جن سے یہ اظہر من الشمس ہو جاتا ہے کہ وہ لوگ اسلامی دنیا کو نقصان پہنچانے اور اس میں فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دینے اور باہمی تنافر پیدا کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں اور جس کے لیے انہوں نے اب اسلام کے خلاف کھلی اور ہر عام معاندانہ روش کو ترک کرکے بظاہر اسلام کی تعلیم کی تعریف کرکے انہیں تحریروں اور انہیں کتب میں درپردہ ایسی خطرناک چال اختیار کر رکھی ہے جس سے ایک طرف وہ مغربی ملکوں کے عوام کو جو عیسائیت سے بیزار ہو چکے ہیں اسلام کی آغوش میں جانے سے روک سکیں اور دوسری طرف خود پڑھے لکھے اور تعلیم یافتہ مسلمانوں کو اسلام سے بدظن کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔

اسلام کے خلاف پادریوں کی ایک نئی چال

مندرجہ بالا حقیقت کے ثبوت میں علاوہ ان حقائق کے جو جناب ایڈیٹر صاحب نے اپنی تقریر میں پیش کیے ہیں اس وقت راقم الحروف ایک اور بین اور تفصیلی ثبوت پیش کرتا ہے۔ جس سے آج کے عیسائی پادریوں اور ان کے مغربی ہمنواؤں کے عزائم عالم اسلام اور خصوصاً برصغیر ہند کے مسلمانوں کے لیے اور بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔ چند روز ہوئے ربوہ میں خاکسار اپنے ایک بھائی عزیزم میاں فضل الدین احمد صاحب کی دوکان پر بیٹھا تھا کہ انہوں نے مجھے ایک انگریزی ماہوار رسالے THE CONCEPT کا نومبر اور دسمبر ۱۹۸۱ء کا شمارہ برائے مطالعہ دیا جو اسلام آباد سے شائع ہوتا ہے جس کے صفحہ ۱۵ پر ایک خاص مضمون ISA21 MUSALMAN "عیسائی مسلمان" کے عنوان سے میری نظر سے گزرا ہے جس کے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ عیسائی پادریوں اور رہنماؤں نے مسلمان عوام میں عیسائیت کی تبلیغ کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوتے محسوس کرکے اب انہیں اسلام سے بیزار اور برگشتہ کرنے اور عیسائیت کی طرف مائل کرنے کا ایک نیا طریق اختیار کیا ہے جس کے نتائج سے وہ بہت پُر امید معلوم ہوتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ اس عیارانہ طریق کار سے نہ صرف ناخواندہ اور کم علم مسلمانوں کو بلکہ خواندہ اور تعلیم یافتہ مسلمانوں کو بھی وہ جلد اس قابل بنا دیں گے کہ وہ اسلام سے بیزار ہو کر جوق در جوق عیسائیت کی آغوش میں گرنا شروع ہو جائیں۔

مسلمانوں کے لیے ایک نیا چیلنج

اس مضمون کا مختصر ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے تاکہ اس زہریلے اور مکارانہ طریق کار سے اس علاقہ کے مسلمان عوام کو محفوظ کرنے کی مناسب تدابیر اختیار کرکے ان روباہی خصلت دشمنانِ اسلام کو ناکام بنا دیا جائے جہاں پر وہ آج کل بڑی تیزی اور تندہی سے مصروفِ عمل ہیں۔ مختصر ترجمہ ذیل میں درج ہے۔

"عیسائی مسلمان"

"بنگلہ دیش میں اسلام اور مسلمانوں کے لیے ایک نیا چیلنج"

از سید مجیب اللہ آف ڈھاکہ۔

"مضمون نگار جو ڈھاکہ کے باشندہ ہیں اس مضمون میں اسلام کے خلاف اپنے ملک میں عیسائی پادریوں کی ایک ایسی گہری سازش کی نشاندہی کرتے ہیں جس سے ان کا مقصد امتِ مسلمہ کے مذہب کو اپنی مطلب براری کے لیے مسخ کرنا ہے" (ایڈیٹر کا نوٹ)

"اگرچہ انگریزوں کے ہندوستان پر تسلط کے دو سو سال کے عرصہ میں عیسائی مشنریوں نے اس علاقہ (بنگلہ دیش) کے مسلمانوں سے بھی کچھ لوگوں کو عیسائی بنا لیا تھا تاہم اچھوت ذات کے ہندوؤں میں ان کی کامیابی بعض علاقوں میں بہت غیر معمولی رہی ہے۔ مسلمانوں میں انہیں زیادہ کامیابی نہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ عیسائی رہنما بطور ایک مذہب کے عیسائیت کی اسلام پر برتری ثابت کرنے میں ہمیشہ بالکل ناکام رہے ہیں کیونکہ جہاں تک انسان کے انجام اور اخروی زندگی اور عام ضابطۂ حیات کا تعلق ہے اسلامی نظریات اور تعلیم کو عیسائیت پر کھلی کھلی فوقیت اور برتری حاصل ہے چنانچہ اسلام کی نمایاں برتری کی وجہ سے جب مسلمانوں کو عیسائیت کی آغوش میں لانے میں عیسائی پادریوں کو مسلسل ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تو لاچار ہو کر اب انہوں نے (بنگلہ دیش کے) مسلمانوں میں عیسائیت کی تبلیغ کو کامیاب بنانے کے لیے ایک نئی سکیم تیار کرکے کچھ عرصہ سے اس پر عمل شروع کیا ہے جس کے مطابق انہوں نے اپنی تبلیغ کے زیر اثر مسلمانوں کو ایک نئے مذہبی گروپ کے نام سے نوازا ہے جسے ISLAM OF JESUS یعنی "عیسیٰ کا اسلام" کہا جاتا ہے۔

پادریوں کے ابتدائی اقدامات

اس مذہب یا فرقہ کی ابتدا انہوں نے مسلمانوں کے اس عقیدے سے کی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے ایک نبی تھے اور نیا عہد نامہ اللہ تعالیٰ کی چار الہامی کتابوں میں سے ایک ہے چنانچہ سب سے پہلے مسلمانوں کو ان کے اس عقیدے کے ذریعہ بلیک میل کیا جاتا اور سمجھایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح یا یسوع کی عیسائی طریق سے پیروی کرنا اور نئے عہد نامہ کو اس کی موجودہ صورت میں مان کر اسلامی اصطلاح کے مطابق "انجیل شریف" کے نام سے من وعن مان لینا قطعاً کوئی غیر اسلامی فعل نہیں بلکہ عین اسلام ہے۔ یہ نئی سوچ کسی اتفاقی یا فوری ذہنی خیال کا نتیجہ نہیں ہو سکتی بلکہ اسلام سے مسلمانوں کی عقیدت اور گرفت کو ڈھیلا کرنے کی نیت سے یہ پہلا قدم ہے جو غور و فکر اور سوچ بچار کے بعد اٹھایا گیا ہوگا اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ مرحلہ اس سوچے سمجھے پروگرام کا پہلا حصہ ہے جو آخر کار ایسے "عیسائی مسلمانوں" کے مکمل طور پر عیسائیت میں داخلے کا موجب ہوگا۔ ظاہر ہے کہ سادہ مسلمان عوام کی اس خطرناک مشن کی طرف کشش اس وجہ سے ہے کہ بادی النظر میں اس کا نام نہاد "عیسائی مسلمان" مشن پر عیسائیت کا لیبل نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ اس حد تک یہ اسلامی عقائد سے پوری مطابقت اور مشابہت رکھتا ہے۔ حالانکہ درپردہ یہ ایک فیلر اور عیسائیت کی ایک لٹسٹ ٹیوب کی حیثیت رکھتا ہے جس کی کامیابی اور ترقی کی رفتار کو عیسائی مشنری بڑی احتیاط سے دیکھتے اور سوچتے ہوئے اگلے مراحل کی طرف چلیں گے۔

عربی بائیبل کی کثرت سے اشاعت

یہ نیا طریق کار کس قدر احتیاط اور اہتمام سے اختیار کیا گیا ہے اس کا اندازہ اس سے لگ سکتا ہے کہ اس بارے میں جو کارروائی کی جاتی ہے باقاعدہ پادریوں کی ایک کمیٹی مقرر ہے جس میں اس بارے میں اہم فیصلے کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۸۰ء میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کمیٹی میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ بنگلہ دیش کے ..... مسلمانوں میں عربی مترجم بائیبل بھی کثرت سے تقسیم کی جائے جس سے ان کا مقصد مسلمانوں کے دلوں میں عربی زبان کے اس تقدس اور مذہبی لگاؤ سے عیسائیت کے حق میں فائدہ اٹھانا ہے جو ایک مسلمان کو عربی زبان سے ہوتا ہے۔

عبادت کے لیے اتوار کی بجائے جمعہ کی تخصیص

یہ نیا "عیسائی مسلمان" فرقہ اتوار کی بجائے ہر جمعہ کو بعد دوپہر عبادت کے لیے عبادت خانوں میں جمع ہوتا ہے اور اس کے اراکین کو عبادت کرنے سے پہلے اسلامی طریق سے وضو کرایا جاتا ہے اور پھر ان کا امام مسلمان اماموں کی طرح اسی قسم کے منبر پر بیٹھ کر بائیبل شریف کا درس دیتا ہے۔ منبر بھی اسی طرح کا تین سیڑھیوں والا استعمال کیا جاتا ہے جس طرح کہ عام مساجد میں ہوتا ہے۔ اور آخری عبادت کے طور پر ایسے طریق سے اجتماعی مناجات اور عبادت کی جاتی ہے جو مسجد میں اسلامی طریق نماز اور عبادت سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔

فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ اسلامی طریق نماز میں جہاں جہاں حضرت سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا ہے وہاں حضورؐ کی بجائے عیسیٰؑ کا نام لیا جاتا ہے۔ بنگلہ دیش میں کم از کم دو ایسے عبادت خانوں کی اب تک نشاندہی کی جا چکی ہے ایک مانک گنج ضلع ڈھاکہ میں ہے جن کے سربراہ یا پادری کا نام ڈیوڈ یا جناب داؤد ہے دوسرا عبادت خانہ تانگیل میں ہے جس کے امام یا پادری مسٹر رابنسن ہیں ان عبادت خانوں میں عبادت کرنے والوں کو جو

MUSLIMS کہلاتے ہیں سروس کے آخر میں سوال کرنے کی دعوت دی جاتی ہے جن کا تعلق بائیبل کے صرف اس حصہ سے ہوتا ہے جس کا اس وقت درس ہو چکا ہوتا ہے اور یوں ان کے شبہات کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ توحید کے بارے میں عبادت خانہ میں آنے والے مسلمانوں کے جذبات کا بڑی احتیاط سے لحاظ رکھا جاتا ہے اور حضرت مسیح کا کوئی بت کوئی تصویر یا پینٹنگ عبادت خانہ میں رکھی یا لٹکائی نہیں جاتی اور اس امر کو اسی طرح ناجائز ظاہر کیا جاتا ہے جیسے کہ مسلمان اپنی مساجد میں ناجائز سمجھتے ہیں۔

جب اس "عیسائی مسلمانوں" کے فرقہ کے لوگ آپس میں ملتے ہیں تو عیسائی پادریوں کی ہدایت کے مطابق باہم ایک دوسرے کو خیر مقدم کرنے کے لیے صرف "سلام" کا لفظ استعمال کرتے یا ایک دوسرا لفظ "ایمامل" استعمال کرتے ہیں جس کے (غالباً بنگالی زبان میں) معنی ہیں "خدا آپ کے ساتھ ہو" اسی طرح پادریوں نے ان کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ گلوں میں لٹکانے یا عبادت خانہ میں رکھنے کے لیے صلیب کا استعمال نہ کریں اور بالکل سادہ اور اصولی زندگی اختیار کریں اسی طرح عام عیسائیوں کے برخلاف اجنبی عورتوں اور مردوں کا آپس میں ملنا اور مجالس میں شراب وغیرہ پینا بھی ان کے لیے اسلامی تعلیم کی طرح منع ہی رکھا گیا ہے۔ اسی طرح یہ "عیسائی مسلمان" عام مسلمانوں کی طرح حلال اور حرام میں بھی اسی طرح امتیاز کرتے ہیں۔ نیز انہیں عیسائی مسلمان مشن کا ممبر بننے کے لیے اپنا نام بھی بدلنے پر مجبور نہیں کیا جاتا بلکہ سابقہ اسلامی نام ہی برقرار رکھا جاتا ہے اسی طرح بائیبل کو ہاتھ لگانے یا پڑھنے کے لیے جسمانی صفائی اور وضو وغیرہ کا اسی طرح خیال رکھا جاتا ہے جیسے کہ مسلمان قرآن کریم سے فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری سمجھتے ہیں۔

بنگلہ دیش میں اس فرقہ کے ۷۳ مراکز

"سروست" عیسائی مسلمان مشن کے بنگلہ دیش میں تقریباً ۷۳ عیسائی مراکز یا مشنوں کی نشاندہی کی جا سکتی ہے ہو سکتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہوں۔ بہرحال اس حقیقت میں کوئی شبہ نہیں اور نہ مبالغہ ہے کہ اس نئے "عیسائی مسلمان مشن" کا واحد مقصد مسلمانوں کو مختلف مراحل کے ذریعہ مکمل طور پر ان کے اپنے مذہب (اسلام) سے دور اور بیزار کرنا اور ان کے دلوں میں دینِ اسلام کی سچائی کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنا ہے اور بلاشبہ یہ اسلام کے خلاف اس عالمگیر مہم اور منظم جدوجہد کا ایک حصہ ہے جو باقاعدہ طور پر سیاسی اور معاشرتی دونوں سطحوں پر بیک وقت جاری ہے۔

اس صورتِ حال میں عالمِ اسلامی اور خصوصاً اسلامی مملکتوں اور مسلم لیڈروں کے لیے نہایت ضروری ہے کہ وہ بیدار ہوں اور اسلام کے خلاف اس عظیم خطرہ کے پیشِ نظر بنگلہ دیش میں دشمنانِ اسلام کے اس چیلنج کو قبول کر کے کوئی عملی اقدام کریں۔

(THE CONCEPT, ISLAMABAD
۲۰ نومبر تا ۱۹ دسمبر ۱۹۸۱ء)

فہم قرآن

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا علمی اعجاز

باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر ★ میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار

(مکرم محمد انوار الحق صاحب مجاہد گنج مغلپورہ لاہور)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کو اپنے خاص فضل سے علمی میدان میں ایک خاص فضیلت بخشی ہے آپ کو متعدد قسم کے علمی معجزات عطا فرمائے جن کو دیکھ کر دنیا کی عقلیں دنگ رہ گئیں۔ سب سے بڑا علمی معجزہ جو آپ کو عطا کیا وہ فہم قرآن کا تھا قرآن کریم کے حقائق و معارف اس کثرت سے آپ پر کھولے گئے جن کی نظیر گزشتہ چودہ سو سال میں نہیں ملتی۔ آپ کی تصانیف اصل میں قرآن کریم کی ہی تفسیر پر مشتمل ہیں۔ ان میں ایسے ایسے حقائق و معارف بیان کیے جاتے ہیں جن کو پڑھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ "میں قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ ۲۶)

پھر تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے ہاتھ آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میرے قلم سے قرآنی حقائق اور معارف چمک رہے ہیں۔ اٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کوئی عیسائیوں میں سے ہے یا سکھوں میں سے ہے یا یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ میں سے کوئی ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کے دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۶۲)

حضرت اقدس نے دنیا کے تمام علماء اور فضلاء کو قرآنِ کریم کی تفسیر لکھنے کا چیلنج دیا اور اپنے اس شان کی عظمت ظاہر کرنے کے لیے یہاں تحریر فرمایا:۔

"پھر ایک اور پیشگوئی نشانِ الٰہی ہے جو براہین (براہین احمدیہ ..... ناقل) کے صفحہ ۲۳۸ میں درج ہے اور وہ یہ ہے الرحمٰن علم القرآن۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے علمِ قرآن کا وعدہ دیا تھا سو اس وعدہ کو ایسے طور پر پورا کیا کہ اب کسی کو معارفِ قرآنی میں مقابلہ کی طاقت نہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر کوئی ..... معارفِ قرآنی میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہے اور کسی سورۃ کی تفسیر میں لکھوں اور ایک کوئی اور مخالف لکھے تو وہ نہایت ذلیل ہوگا اور مقابلہ نہیں کر سکے گا۔" (انجام آتھم صفحہ ۲۹۲)

قابلِ غور بات یہ ہے کہ آپ نے یہ تفسیری مقابلہ بزبانِ عربی کرنے کی تحدید اس لیے فرمائی کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا ایک اور نشان ظاہر ہو۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے تائیدی نشانوں میں سے ایک یہ نشان بھی مجھے دیا گیا ہے کہ میں فصیح و بلیغ عربی میں قرآن شریف کی کسی سورۃ کی تفسیر لکھ سکتا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا ہے کہ میرے بالمقابل اور بالمواجہ بیٹھ کر کوئی دوسرا شخص خواہ وہ مولوی ہو یا فقیر گدی نشین ایسی تفسیر ہرگز نہیں لکھ سکے گا۔" (نزول المسیح صفحہ ۵۳ حاشیہ)

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

حضرت اقدس نے اعجاز المسیح کے نام سے سورۃ فاتحہ کی عربی تفسیر شائع کی اور اس کے لیے آپ نے انعامی چیلنج دیا کہ اس کے مقابلہ میں کوئی فرد یا افراد انفرادی یا اجتماعی طور پر اس کے مقابلہ میں شائع کر دے آپ نے اس کے ٹائیٹل پیج پر تحریر فرمایا کہ:۔

"یہ وہ کتاب ہے جس کا کوئی جواب نہیں اور جو شخص اس کے جواب کے لیے کھڑا ہوگا وہ دیکھے گا کہ وہ کس طرح نادم و شرمندہ کیا جائے گا۔"

یہ وہ عظیم الشان کتاب ہے جس کا جواب لکھنے والے کے لیے آپ نے دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر فرمایا اس میں آپ نے بالکل اور صاف الفاظ میں تحریر فرمایا کہ

"خدا تعالیٰ اُن کے قلموں کو توڑ دے گا اور ان کے دلوں کو غبی کر دے گا۔"

(اعجاز المسیح صفحہ ۳۷)

حضور نے اتمامِ حجت کے طور پر عرب ممالک کے علماء کی طرف بھی رجوع فرمایا اسی کتاب کے نسخے مصر کے علماء و مدیران مجلات و جرائد کو ارسال کیے۔ جن میں سے بعض نے اس کی فصاحت و بلاغت کی بہت تعریف کی مثلاً قاہرہ کے اخبار المناظر اور الہلال نے اسے ایک اعجازی تصنیف قرار دیتے ہوئے اس پر تبصرے کیے اور صاحبِ تصنیف کو بہت عمدہ الفاظ میں خراجِ تحسین ادا کیا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ کے برائے نام اکتسابی علم کے پیشِ نظر "اعجاز المسیح" جیسی فصیح و بلیغ عربی زبان میں لکھی جانے والی یہ قرآنی تفسیر

باقی صفحہ پر

الداعی الی اللہ

کا بہترین ہتھیار دعا ہے کہ

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

انصار بھائی دعاؤں کا انفرادی اور اجتماعی پروگرام بنائیں۔

(قیادت اصلاح و ارشاد انصار اللہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حمدِ باری تعالیٰ

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ

"حضرت مسیح موعود نے شرائط بیعت سلسلہ احمدیہ کی تیسری شرط میں بیعت کنندہ سے یہ اقرار بھی لیا ہے کہ وہ "دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا"

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

امسال مجلس شوریٰ کے موقع پر ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اس امر کی طرف خصوصی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کی کامل حمد کرنے والا صرف ایک ہی وجود محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا ورنہ عام انسان تو ناشکریوں کے بہت مظاہرے کرتا ہے ..... اللہ کی بھرپور حمد کریں اور ہر گھر میں یہ بات موضوع بن جائے ..... اور جماعت میں اللہ تعالیٰ کی حمد ایک عام تحریک کی شکل میں جاری و ساری رہنی چاہیئے" (الفضل ۵ اپریل ۱۹۸۳ء صفحہ ۱)

اس مختصر نوٹ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کے چند نمونے پیش کیے جا رہے ہیں۔

کائنات کی سب سے بڑی صداقت اللہ تعالیٰ کی ذات ہے تمام تعریفیں اور کامل حمد اسی خالق الکل اور مالک ارض و سما کو زیبا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سے غیرت مند کوئی نہیں اسی لیے اس نے ظاہر اور پوشیدہ سب فواحش حرام کی ہیں۔ اور اپنی ذات سے زیادہ کسی کی مدح و ستائش اسے پسند نہیں اس لیے اس نے اپنی ذات کی تعریف کی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل)

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی پر اپنی حمد کے دروازے کھولے مگر سب سے زیادہ عرفان اس محمد عربی کو عطا ہوا جو احمد مجتبیٰ کہلایا۔ یعنی حمد کے میدان میں سب سے سبقت لے جانے والا اور سب سے بڑھ کر حمد کرنے والا۔ ہزاروں ہزار درود اور سلام اس پر ہوں۔

وہ پاک اور برگزیدہ احمد کہ جس نے ذاتِ باری کے حسن و احسان کے حسین جلوے دیکھے اور حمد کے چشمے اس سے پھوٹے اور حمد باری کے سبق اس نے بارگاہِ الٰہی سے سیکھے۔ جس کی کتاب بدیٰ کا پہلا سبق ہی الحمد للہ رب العالمین ہے۔ پھر کہیں قل ھو اللہ احد اللہ الصمد کا بیان ہے تو کہیں لیس کمثلہ شیٔ کا تذکرہ ہے۔ اس کے احسانات کا ذکر ہو تو زبان اس پر ٹوٹتی ہے۔

وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا۔

اور حسن اور خوبیوں اور صفات کا مسئلہ کا بیان ہو تو وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بھا یاد آتی ہے۔

مگر یہ تو ذکر ہے حمد کے ان اسباق کا جو آپ نے بارگاہ رب العزت سے سیکھے۔ اس احمد مجتبیٰ کے دامن میں حمد کے ایسے نمونے بھی ہیں جن کے چشمے دل سے پھوٹے اور آپ کی زبان سے جاری ہوتے ہیں۔ کچھ ایسے ہی نمونے یہاں پیش کرنے مقصود ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی ننانوے صفات ہیں جو انکو گن کر خوب یاد رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(مسند احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کبر اور عظمت میرا لباس ہے جو کوئی ان دونوں میں سے کسی صفت میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہے گا۔ میں اسے جہنم میں داخل کر دوں گا۔ (مسند احمد)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور احسانات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اے میرے بندو تم سب گنہگار ہو سوائے اس کے جسے میں معاف کر دوں گا پس مجھ سے معافی طلب کیا کرو میں تم کو بخش دوں گا۔ اور جو شخص یہ جانتا ہے کہ میں بخشنے پر قادر ہوں اور وہ میری قدرت کا واسطہ دیکر مجھ سے مغفرت چاہتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں۔ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

(اور اے میرے بندو!) تم سب گمراہ ہو۔ سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں پس مجھ سے ہدایت مانگو کہ میں تمہیں ہدایت عطا کرونگا۔

(اور اے میرے بندو!) تم سب محتاج ہو سوائے اس کے جسے میں غنی کر دوں۔

اور اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے زندے اور مردے اور خشک و تر میری مخلوق میں سے کسی بدبخت ترین انسان کے دل پر جمع ہو جائیں تو وہ میری بادشاہت میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی کمی پیدا نہیں کر سکتے۔ اور اگر یہ سب کے سب لوگ میرے بندوں میں سے سب سے متقی آدمی کے ماتھ پر جمع ہو جائیں تو میری بادشاہت میں مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں ہوتا۔

اور اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے زندے اور مردے اور خشک و تر سارے اکٹھے ہو کر باری باری مجھ سے جو جی چاہے مانگیں اور میں ان میں سے ہر ایک کو منہ مانگا انعام دوں۔ تو بھی میرے (خزانوں میں) کوئی کمی نہیں آتی جس طرح تم سمندر کے کنارے گزرو اور اس کے پانی میں سوئی ڈبو کر نکالو تو وہ سمندر کے پانی کو کچھ کم نہیں کرتی۔ اسی طرح اتنا کچھ عطا کرنے کے بعد بھی میری حکومت بادشاہت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

کیونکہ میں جواد (یعنی سخی) ماجد (یعنی بزرگی والا) اور صمد (بے نیاز) ہوں۔ میری بخشش و عطا اور عذاب و سزا میرے کلمہ رکن پر موقوف ہے جب میں کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو کہہ دیتا ہوں کہ ہو جا اور وہ کام ہونا شروع ہو جاتا ہے

(مسند احمد بن حنبل)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن منبر پر تقریر فرماتے ہوئے) یہ آیت پڑھی

وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعًا قبضتہ یوم القیامۃ والسمٰوٰت مطویٰت بیمینہ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون

(الزمر: ۶۸)

یعنی ان لوگوں نے اللہ کی صفات کا صحیح اندازہ نہیں لگایا حالانکہ زمین سب کی سب اس کی مملوکہ ہے اور آسمان (اور زمین دونوں) قیامت کے دن اس کے دائیں میں لپٹے ہوں گے وہ پاک ہے اور ان کے شرکیہ عقیدوں سے بہت بالا ہے۔

یہ آیت تلاوت فرما کر حضور نہایت جوش کے ساتھ ہاتھ ہلا ہلا کر فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کی بزرگی اور تعریف اس طرح بیان کرتا ہے کہ میں جبار ہوں میں عظمت و بڑائی والا ہوں۔ میں بادشاہ ہوں میں بلند شان والا ہوں میں عزت والا ہوں میں کرم کرنیوالا ہوں" حضور بڑے جذبہ کے ساتھ ان کلمات کو دہرا رہے تھے۔ یہاں تک کہ منبرِ رسول اتنا لرزنے لگا کہ ہمیں خیال ہوا کہ یہ گر جائے گا۔

(مسند احمد بن حنبل)

یہ تھے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد باری کے چند نمونے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حمد کی حقیقت کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے دل اور زبانیں ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ سراپا حمد بن جائے۔ اور اسی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کے ہم وارث ہوں۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ کرائیڈن کا جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان کے بیان اور آپ کی سیرت طیبہ کے مختلف درخشندہ گوشوں کو اجاگر کرنے کے لئے مورخہ ۶ مارچ بروز اتوار بوقت ۲ بجے بعد از دوپہر لجنہ اماء اللہ کرائیڈن کے زیر اہتمام ایڈن ہال کرائیڈن میں مکرمہ مسز ڈاکٹر عبدالسلام صاحبہ صدر لجنہ انگلستان کی زیر صدارت ایک مبارک جلسہ منعقد ہوئی۔ جس میں احمدی مستورات اور بچیوں کے علاوہ غیر از جماعت بہنیں بھی بکثرت شریک ہوئیں جن کی تعداد کم و بیش ۳۳ تھی۔

محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعت ہائے انگلستان نے بھی خطاب فرمایا۔ کاروائی کا آغاز مسز شاہدہ منصور صاحبہ نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ عزیزہ انیلہ نے انگلش میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھی جس کے بعد عزیزہ سمیرہ و فریدہ غازی نے نظم لا الٰہ الا اللہ پڑھ کر سنائی۔ بعد ازیں محترمہ بشریٰ غازی عزیزہ نسرین مرزا، محترمہ رفعت نصیر، عزیزہ فوزیہ راجہ، محترمہ طیبہ کریم اور محترمہ ناہید وسیم نے بالترتیب عناوین ذیل پر تقاریر کیں۔

۱۔ رحمۃ للعالمین (انگلش) ۲۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن (اردو) ۳۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی (انگلش) ۴۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت کامل انسان (اردو) ۵۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی چند جھلکیاں (انگلش) ۶۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ (اردو) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ۔

محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے نہایت پرکشش اور موثر انداز میں آنحضورؐ کے اسوۂ حسنہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک مکمل و جامع تقریر فرمائی۔ مکرم شیخ صاحب کی یہ دلچسپ تقریر جس کا کچھ حصہ انگلش میں تھا تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ تقاریر کے علاوہ مندرجہ ذیل بہنوں نے نعتیہ کلام پیش کیا۔

عزیزہ شگفتہ مرزا صاحبہ۔ محترمہ طیبہ کریم صاحبہ۔ محترمہ روحی شاہ صاحبہ۔ محترمہ رفعت مسعود صاحبہ اور لئیقہ احمد صاحبہ جنرل سیکرٹری

جلسہ کے آخر میں محترمہ مسز سلام صاحبہ نے صدارتی خطاب میں سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دعا کے بعد یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (مرسلہ وکالت تبشیر۔ ربوہ)

ٹائپ، شارٹ ہینڈ سیکھ کر وطن عزیز کے ہر شعبہ میں اپنی خدمات پیش کریں۔
نائب مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نواب عماد الملک مولوی سید مہدی حسین صاحب

آپ ایک زمانہ میں حیدر آباد کے ہوم سیکرٹری اور چیف جسٹس بھی رہ چکے تھے۔ کالج علی گڑھ کے ٹرسٹی اور علوم قدیمہ و جدیدہ کے زبردست فاضل تھے اور روشن خیال مسلمانوں میں بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل مشہور پادری بشپ لیفرائے کے فرار کا واقعہ اخبار پائنیئر الہ آباد میں پڑھا تو ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کا شوق دامن گیر ہوا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ کوئی معمولی انسان نہیں ہو سکتا جو اتنے بڑے آدمی کو ایک فوق العادت دعوت دیتا ہے اور اس کی غلامی میں بڑے بڑے عقیل و فہیم داخل ہیں۔ انہوں نے مولوی عبدالکریم صاحب کی مصنفہ کتاب "سیرت مسیح موعود" کا مطالعہ کیا اور گرویدہ ہو گئے۔ اور ۲۶ دسمبر ۱۹۰۱ء کو حضور کی خدمت میں قادیان پہنچے اور حضور کے نیاز حاصل کر کے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ حضرت اقدس نے ان کو نہایت شرح و بسط سے پیغام حق پہنچایا اور بتایا کہ خدا نے مجھے صرف اس غرض سے بھیجا ہے تا میں ادیان عالم پر اسلام کو غالب کر دکھاؤں۔ آپ میری مخالفت میں بھی بہت سی باتیں سنیں گے اور بہت قسم کے منصوبے پائیں گے لیکن میرا خدا میرے ساتھ ہے اور اگر میں خدا کی طرف سے آیا نہ ہوتا تو میری یہ مخالفت بھی ہرگز نہ ہوتی۔

نواب صاحب موصوف سے سید عبداللہ صاحب بغدادی (قادیان) نے دریافت کیا کہ حضور کو کیسا پایا؟ تو انہوں نے کہا کہ لاریب آپ صادق ہیں۔

آپ ۱۳ جنوری ۱۹۰۲ء کو بمقام لکھنؤ انتقال فرما گئے۔ (تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۱۰۵، ۱۰۶)

(مرسلہ:۔ مکرم فضل الرحمٰن صاحب بسمل)

مختصر کارگزاری لجنہ اماء اللہ ضلع گوجرانوالہ

۱۔ تین ضلعی میٹنگ منعقد کی گئیں جس میں شرکت کرنے والی عہدیداران کو کام کے سلسلہ میں ضروری ہدایات دی گئیں۔ نیز ایک ڈویژنل میٹنگ بھی منعقد کی گئی۔

۲۔ دوروں کے دوران تین نئی مجالس قائم کی گئیں۔

۳۔ مندرجہ مقامات کا دورہ کر کے لجنہ کو بیدار کیا گیا۔

نندی پور۔ گوجرانوالہ۔ راہوالی۔ گکھڑ۔ منڈیالہ ڈرائچ۔ گوجرانوالہ چھاؤنی۔ وزیر آباد۔ سڑکپورہ۔ ڈھونے کی۔ سادھوکی۔ کامونکی۔ پھلوکی۔ پٹھان چک۔ عادل گڑھ۔

۴۔ ضلع سے ۱۰ بچیوں کو آل پاکستان لجنہ اتھلیکٹس میں شرکت کے لئے ربوہ بھجوایا گیا۔

۵۔ ۲۲ سکلرز کام کے سلسلہ میں بھجوائے گئے۔

۶۔ ضلع کے پندرہ مقامات پر جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کئے گئے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی و مقالہ نویسی

۱۔ امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے منعقدہ سالانہ مضمون نویسی کے مقابلہ میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے مضمون کا عنوان "سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ" مقرر ہے۔

مرکز میں مقالہ موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے اوّل دوم و سوم آنیوالوں کو ۲۰۰/- ، ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- روپے کے نقد انعامات دیئے جائیں گے۔ تمام مجالس مضامین بھجوانے کا انتظام کریں۔

۲۔ اسی طرح سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی کیلئے بھی علمی ذوق رکھنے والے خدام کو تیار کریں۔ اس مقالہ کا انعام ۵۰۰/- روپے ہے۔ بشرطیکہ مقالہ معیاری اور تحقیقی ہو۔ مرکز میں مقالہ موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ہے۔ یہ مقالات۔ قرآن۔ حدیث۔ تاریخ و سیرت اور سائنس کے کسی موضوع پر ہو سکتے ہیں۔ موضوع کی منظوری مرکز سے حاصل کرنی ضروری ہے۔ یہ مقالہ ۸۰۰۰ سے ۱۰۰۰۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمایاں وعدہ جات تحریک جدید برائے سال ۱۹۸۳/۱۹۸۴

محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر مخلصانہ لبیک

اسماء گرامی		رقم موعودہ
حکیم انوار احمد جان صاحب پسر مکرم حکیم نظام جان صاحب مرحوم	گوجرانوالہ	۱۰۰۰/-
بابو اقبال الٰہی صاحب	"	۱۰۰۰/-
اصغر علی ولد احمد دین صاحب مرحوم	"	۱۰۰۰/-
ماسٹر عبدالحمید صاحب ولد مکرم عبدالمجید صاحب مرحوم منجانب خلیل احمد سیکرٹری تحریک جدید مع برادران	"	۱۰۰۰/-
میاں غلام احمد صاحب مرحوم	فیصل آباد	۱۰۰۰/-
چوہدری بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال چک ۲۷۵ گرتارپور	"	۱۰۰۰/-
چوہدری محمد اسماعیل صاحب بادشاہ مرحوم منجانب چوہدری رشید احمد صاحب مع برادران چک ۲۷۶ گوکھووال	"	۱۰۰۰/-
چوہدری محمد انور صاحب دارالیمن	ربوہ	۱۰۰۰/-
چوہدری محمد ابراہیم ولد چوہدری علم الدین صاحب شہید مع خاندان	"	۱۰۰۰/-
ملک طاہر احمد صاحب بٹالہ کالونی۔	فیصل آباد	۵۰۰/-
چوہدری اقبال احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۲۷۵ گرتارپور	"	۵۰۰/-
چوہدری محمد الدین صاحب مرحوم منجانب چوہدری محمد اسلم صاحب مع برادران چک ۲۷۶ گوکھووال	ضلع فیصل آباد	۵۰۰/-
مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل	" " "	۵۰۰/-
چوہدری مہر الدین صاحب ولد ناصر الدین صاحب مرحوم دارالنصر غربی ربوہ۔		۵۰۰/-
منیر احمد صدیقی پسر ڈاکٹر محمد شفیع صاحب بٹ دائس ریکارڈنگ اقصیٰ روڈ	"	۵۰۰/-
افتخار الدین صاحب قمر مع اہل و عیال چک چٹھہ	ضلع گوجرانوالہ	۵۰۰/-
چوہدری مبارک احمد صاحب سیالکوٹی	گوجرانوالہ شہر	۵۰۰/-

آل ربوہ صنعتی نمائش

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی (ربوہ) کے زیر اہتمام مورخہ ۲۸/۴/۸۳ تا ۳۰/۴/۸۳ آل ربوہ صنعتی نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ یہ نمائش دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے ہال میں منعقد کی گئی۔ نمائش کا افتتاح قائمقام مہتمم اطفال مکرم و محترم مرزا عبدالصمد نے ۲۹ اپریل کو ساڑھے پانچ بجے شام کیا۔

اس نمائش میں صنعت و تجارت کے تحت اسٹال بھی لگائے گئے۔ نمائش کو دیکھنے کے لئے ربوہ کی کثیر تعداد تقریباً دو ہزار مرد و زن (انصار، خدام، اطفال اور لجنہ) کے علاوہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ و وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ محترم محمود احمد صاحب شاہد نے تشریف لا کر حوصلہ افزائی فرمائی۔

نمائش میں اطفال کی اپنے ہاتھ سے تیار کی ہوئی ۳۰۰ اشیاء رکھی گئیں۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق عزیزم مبارک احمد دارالرحمت شرقی کو اوّل، عزیزم صغیر محمد دارالرحمت شرقی کو دوم، عزیزم نور احمد اور عزیزم ظہور احمد سوم قرار پائے۔ انچارج نمائش مکرم مرزا محمد اکرم صاحب سیکرٹری صنعت و تجارت مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ تھے۔ نمائش کے دوران سیکرٹریان مقامی نے بہت تعاون فرمایا۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی)

عطیہ برائے گندم

گزشتہ کئی سالوں سے مستحقین میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہر سال گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ ان مستحقین کی تعداد کافی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا جملہ ہمدرد مخلصین جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس کار خیر میں فراخدلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد امداد مستحقین کھاتہ ۱۰۶-۲۸۸/۴۵۵۰ معرفت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔ (صدر کمیٹی امداد مستحقین دارالضیافت ربوہ)

ایک ایک دانہ ایک ایک پیسہ شمار کر کے کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات ادا فرمائیے

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاونین خصوصی بیرون پاکستان

مکرم امیر و مبلغ انچارج صاحب انڈونیشیا نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل احباب نے تحریک جدید کے جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے "معاونین خصوصی" کی صف دوم میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور مقبول قربانیوں کی توفیق بخشے۔

وکیل المال (ثانی) تحریک جدید

۱۔ مکرم ڈاکٹر ابراہیم جایا پرادیرا	۱۱،۰۰۰ روپے انڈونیشین	۱۷۔ مکرم ایم نذیر احمد	۶۰،۰۰۰ انڈونیشین روپے
۲۔ " ابنو نمرتونو	۱،۰۰،۰۰۰ "	۱۸۔ " احمد سوپرجا	۶۰،۰۰۰ "
۳۔ " کے عمر محمد	۱،۱۰،۰۰۰ "	۱۹۔ " لیس رس وندی	۶۰،۰۰۰ "
۴۔ " ان رسوتی سمبندر	۱،۰۰،۰۰۰ "	۲۰۔ " اوادی وناتہ	۶۰،۰۰۰ "
۵۔ " عبدالمنعم	۱،۰۰،۰۰۰ "	۲۱۔ " عدی سوریو	۶۰،۰۰۰ "
۶۔ " سنوسی	۱،۰۰،۰۰۰ "	۲۲۔ " احمد آر	۶۰،۰۰۰ "
۷۔ " انور سعید	۹۲،۷۵۰ "	۲۳۔ " سیفری جعفر	۶۰،۰۰۰ "
۸۔ " کوراسین سیومیجی	۹۰،۰۰۰ "	۲۴۔ " فی۔ ایٹی کر بیاتی اخمری	۶۰،۰۰۰ "
۹۔ " حیدر (خضر)	۸۰،۰۰۰ "	۲۵۔ " فی جمبنی سادہ اینڈہ	۶۰،۰۰۰ "
۱۰۔ " انجینئر انی متکاساری	۷۵،۰۰۰ "	۲۶۔ " زبیرہ سمنتری	۶۰،۰۰۰ "
۱۱۔ " عمان وائی کے	۷۰،۰۰۰ "	۲۷۔ " رحیم بی کرطا	۶۰،۰۰۰ "
۱۲۔ " سیتی رقیہ	۷۰،۰۰۰ "	۲۸۔ " اے حسن تاؤ	۶۰،۰۰۰ "
۱۳۔ " عبدالغفور	۷۰،۰۰۰ "	۲۹۔ " فضل الرحمٰن صاحب	۶۰،۰۰۰ "
۱۴۔ " ای سنریا	۶۰،۰۰۰ "	۳۰۔ " سنزوی جویو وکردمو	۶۰،۰۰۰ "
۱۵۔ " ایم آسیمین	۶۰،۰۰۰ "	۳۱۔ " انجینئر ذاکر حلیم	۶۰،۰۰۰ "
۱۶۔ " روحانی	۶۰،۰۰۰ "	۳۲۔ " فی حیفہ انور	۶۰،۰۰۰ "

تقریب شادی

۰۔ خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزہ طاہرہ حمید کے نکاح ہمراہ عزیزم منور علی ولد چوہدری محمد علی صاحب چک ۱۹۲ گ ب ضلع فیصل آباد اور دوسری بیٹی عزیزہ امۃ الحفیظ کے نکاح ہمراہ عزیزم نثار احمد ولد چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم حال مارٹی پور کراچی کا اعلان دس دس ہزار روپیہ حق مہر پر محترمی ملک محمد سلیم صاحب مربی سلسلہ مقیم کراچی نے مورخہ ۸۔ اپریل ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک خاکسار کے مکان واقع ملیر کالونی پر کیا۔ بڑی بیٹی عزیزی طاہرہ حمید کی رخصتی بھی اسی روز ہوئی۔ بچیاں چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم آف پھمبیاں ضلع ہوشیار پور (یکے از اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی پوتیاں ہیں۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو کہ مکرم مولوی محمد علی صاحب نے کی۔ بعد میں عزیزم عبدالوحید صاحب نے درثمین سے چند دعائیہ اشعار پڑھ کر سنائے۔ نکاحوں کے اعلان کے بعد محترم مربی صاحب نے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ اور خوشیوں کا موجب بنائے۔ آمین

(عبدالحمید سیکرٹری مال ماڈل کالونی) مکان نمبر ۱۱/۱۳۔ C ملیر کالونی کراچی ۳۷

ولادت

۰۔ ۱۰ فروری ۸۳ء کو اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیزم محمد ارشد جنجوعہ کو ایک بیٹی کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت محمد اشفاق تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب مرحوم ملتان کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے

(خدیجہ بیگم اہلیہ چوہدری عبدالرزاق صاحب مرحوم شمس آباد ضلع ملتان)

۰۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۲ مارچ ۸۳ء کو خاکسار کو ایک نواسہ عطا فرمایا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام علی تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر پانیوالا خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

(محمد علی زعیم انصار اللہ چک ۱۹۲ لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد)

اسلام کا ایک اہم رکن نماز

(قسط ۱)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے (۱) اس بات کی دل اور زبان سے گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی ہستی قابل پرستش نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) بیت اللہ کا حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

پہلی عبادت صلوٰۃ یعنی نماز ہے جس کے معنی عربی میں دعا یعنی تسبیح و تحمید کے ہیں۔ نماز دن رات کے ۲۴ گھنٹوں میں پانچ نمازوں کی صورت میں فرض کی گئی ہیں اور جسمانی طہارت یعنی مسنون وضو کے بعد مقررہ طریق پر کی جاتی ہے اور ان پانچ نمازوں میں سے ایک صبح کی نماز ہے جو صبح صادق کے بعد اور سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ دوسرے ظہر کی نماز ہے جو سورج کے ڈھلنے یعنی دوپہر کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ تیسرے عصر کی نماز ہے جو سورج کے کافی نیچا ہو جانے کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ چوتھے مغرب کی نماز ہے جو سورج کے غروب ہونے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اور پانچویں عشاء کی نماز ہے جو شفق کے غائب ہونے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ نماز کی غرض و غایت خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنا اور اس کی یاد کو اپنے دل میں تازہ رکھنا اور اس کے ذریعہ اپنے نفس کو فحشاء اور منکرات سے پاک کرنا اور خدا سے اپنی حاجتیں طلب کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق کامل نماز وہ ہے جس میں نماز پڑھنے والا اس وجدان سے معمور ہو کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ یا کم از کم یہ کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ نماز کے اوقات میں انسانی زندگی کے مختلف حصوں کی طرف لطیف اشارہ رکھا گیا ہے اور اسی لئے دن کے آخری حصہ میں جب رات کی تاریکی قریب آرہی ہوتی ہے نمازوں کے درمیانی وقفہ کو کم کر دیا گیا ہے۔ تاکہ اس بات کی طرف اشارہ کیا جائے کہ عالم آخرت کی تیاری عمر کی زیادتی کے ساتھ تیز سے تیز تر ہوتی چلی جانی چاہیئے۔

نماز کی عبادت حقیقۃً روحانیت کی جان ہے اور اسی لئے اسے مومن کا معراج قرار دیا گیا ہے۔ اور نماز کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی شغف اور ذاتی محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے:۔

جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ۔

یعنی نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ (سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں داخلہ

وہ طلباء و طالبات جن کا داخلہ امسال کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں متوقع ہے۔ خاکسار سے فوری رابطہ قائم کریں۔ اور اپنے مکمل ایڈریس سے آگاہ کریں۔

(شیخ فہیم احمد انور ۱۱۵۔ نیو ہال روڈ اسٹل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج ہال روڈ نمبر ۱۴ لاہور ۶

خالص شہد، بہتر تشخیص۔ اچھے اور خالص ترین مفردات، یونانی مرکبات مکمل نسخہ اور خالص اجزاء سے تیار شدہ کے لیے مشہور ہے۔ آپ کی خدمت اپنا اولین فرض سمجھتا ہے۔ اٹھرا۔ بواسیر۔ پتھری شوگر۔ گنٹھیا۔ چنبل اور خارش کا خصوصی علاج عورتوں اور مردوں کی تمام بیماریوں کا مکمل اور شافی علاج۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔

ربوہ صدر دواخانہ

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

دانت اچھے صحت اچھی

◎ اینٹی کیریز (ANTI CARIES) دانتوں کے گھن کے لئے قیمت ۱۵/ ◎ اینٹی پائیوریا (ANTI-PYORRHEA) ماسوزہ کیلئے قیمت ۱۵/ ◎ اینٹی کیریز فار بے بیز (ANTI CARIES for BABIES) - بچوں کے خراب دانتوں کے لئے قیمت ۱۰/ ◎ پائیوریا منجن (PYORRHEA POWDER) دانتوں کی مضبوطی اور خوبصورتی کے لئے قیمت ۶/۔ دانتوں کی حفاظت کا رسالہ مفت

کیور ٹیومیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ع بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی علمی تحریک میں حصہ لینے والے احباب کی تیسری قسط

مستشرقین کی طرف سے اسلامی تعلیمات پر کئے گئے اعتراضات کی نشاندہی اور ان کا مؤثر جواب تیار کرنے کی غرض سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علمی تحقیق کے سلسلہ میں فرمایا:۔

"تمام دنیا میں ہمیں دو قسم کے سٹیشن قائم کرنے پڑیں گے یعنی ایک TRACKING سٹیشن اور ایک MONITORING سٹیشن اور TRACKING سٹیشن کے لئے احمدی اپنے آپ کو وقف کریں خصوصاً لائبریرین یا اس مضمون سے تعلق رکھنے والے دوست ان کے لئے یہ کام بہت آسان ہے۔

کمپیوٹرائزڈ (COMPUTERISED) انفارمیشن دنیا کی ہر کتاب کے متعلق آج کل لائبریریوں میں موجود ہے۔ اور لائبریرین اگر معلوم کرنا چاہیں کہ پچھلے پچاس سال میں اسلام کے متعلق کسی زبان میں کتنی کتابیں لکھی گئی تھیں تو وہ آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں تو ایسے دوست جو اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں وہ ایسی کتابیں معلوم کر کے ان کی لسٹیں مہیا کریں اور جب یہ کام ہو جائے تو پھر نسبتاً زیادہ علمی مذاق رکھنے والے لوگوں کی ایک ٹیم ہو جو اپنا وقت پیش کرے مختلف ممالک میں ایسی کتابیں ان کے سپرد کی جائیں اور انہیں کہا جائے کہ آپ ان کا مطالعہ کر کے ان کے اعتراضات کی نشاندہی کریں اور وہ مرکز کو مہیا کریں کہ فلاں فلاں کتاب میں اس قسم کے اعتراضات ہیں یہاں علماء کا ایک سیل (CELL) ہو جو جوابات تیار کرے"

(الفضل ۲۴ فروری ۱۹۸۳ء)

بیرونی ممالک میں مشنری انچارج صاحبان اور اندرونِ ملک امراء جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ علمی تحقیق کے لئے خدمات پیش کرنے والے احباب کے نام اور کوائف (ولدیت، عمر، تعلیم، پیشہ، کتنے گھنٹے روزانہ وقت دے سکتے ہیں) حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوائیں۔

خدمات پیش کرنے والے احباب اپنی ذاتی یا قریبی لائبریری سے اسلام پر مغربی مصنفین کی کتب کی فہرست وکالتِ تصنیف کو بھجوائیں اور اگر اپنے ذوق کے مطابق مطالعہ کے لئے کچھ کتب کی نشاندہی بھی فرما دیں تو ان کے لئے کتب کا انتخاب کرنے میں ہمیں آسانی رہے گی۔

قبل ازیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے حضور اپنی خدمات پیش کرنے والے ایک صد سینتالیس (۱۴۷) احباب کی فہرست الفضل کی دو اشاعتوں میں شائع ہو چکی ہے اب تیسری قسط ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

پاکستان

۱۔ مکرم محمد نصیب عارف صاحب۔ راولپنڈی
۲۔ مکرمہ رفیعہ رامہ صاحبہ۔ ربوہ
۳۔ مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ مکرم حفیظ اللہ خاں صاحب لاہور
۴۔ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب۔ سرگودھا
۵۔ مکرم عبیداللہ علیم صاحب۔ کراچی
۶۔ مکرم احمد حمید صاحب۔ کراچی
۷۔ مکرم محمد رضا بسمل صاحب۔ کراچی
۸۔ مکرم آفتاب احمد بسمل صاحب۔ کراچی
۹۔ مکرم فضل الرحمٰن صاحب بسمل۔ ربوہ
۱۰۔ مکرم محمد ادریس صاحب۔ کھاریاں
۱۱۔ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب۔ لاہور
۱۲۔ مکرم خواجہ عبدالغنی صاحب۔ راولپنڈی
۱۳۔ مکرم نواب عباس احمد خان صاحب۔ لاہور
۱۴۔ مکرمہ عتیقہ صدیقہ صاحبہ۔ لاہور
۱۵۔ مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب۔ لاہور
۱۶۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب۔ لاہور
۱۷۔ مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب۔ اسلام آباد
۱۸۔ مکرم چوہدری اعجاز نصراللہ صاحب۔ اسلام آباد
۱۹۔ مکرم تسنیم احمد خالد صاحب۔ اسلام آباد
۲۰۔ مکرم حمید اختر صاحب۔ اسلام آباد
۲۱۔ مکرمہ بیگم رانا رفیق احمد صاحب۔ اسلام آباد
۲۲۔ مکرم حمید احمد صاحب بھٹی۔ کوہاٹ
۲۳۔ مکرم ڈاکٹر محمد علی صاحب۔ سرگودھا
۲۴۔ مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب
۲۵۔ مکرم ایم ادریس چوہدری صاحب
۲۶۔ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر
۲۷۔ مکرم افتخار احمد صاحب
۲۸۔ مکرم منیر الدین صاحب
۲۹۔ مکرم صالح ناصر صاحب
۳۰۔ مکرم سید مسعود حسن صاحب
۳۱۔ ڈاکٹر مسعود قاضی صاحب
۳۲۔ مکرم ڈاکٹر انور احمد صاحب
۳۳۔ مکرم فلاح الدین شمس صاحب
۳۴۔ مکرم میاں جعفر احمد صادق صاحب
۳۵۔ مکرم شیر علی خان بشارت صاحب
۳۶۔ مکرم سعید احمد ملک صاحب
۳۷۔ مکرم ڈاکٹر بشیر الدین کے احمد صاحب
۳۸۔ مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب
۳۹۔ مکرم ڈاکٹر خلیل ایم ملک صاحب
۴۰۔ ڈاکٹر ناصر احمد ملک صاحب
۴۱۔ ڈاکٹر سلیم اے طاہر صاحب
۴۲۔ مکرم امجد عمر صاحب
۴۳۔ مکرم برہان اے قادر صاحب
۴۴۔ مکرم ڈاکٹر عبدالمالک شمیم احمد صاحب
۴۵۔ مکرم منور احمد سعید صاحب
۴۶۔ مکرم ڈاکٹر ایم ایم عباس صاحب
۴۷۔ مکرم سید شریف احمد صاحب
۴۸۔ مکرمہ مسز خدیجہ اسرافیل احمد صاحب
۴۹۔ مکرم محمد صادق صاحب
۵۰۔ مکرم عابد حنیف صاحب

ہالینڈ:۔

۵۱۔ مسٹر ہیبۃ النور ورھاگن
۵۲۔ مسٹر عبدالحمید ویلڈن
۵۳۔ مسٹر شاہد احمد ورھاگن
۵۴۔ مسٹر طاہر جمن بخش
۵۵۔ مسٹر افتخار جمن بخش
۵۶۔ مسز باھری احمد

انگلستان

۵۷۔ مکرم ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب

یوگنڈا:۔

۵۸۔ مکرم ایم ظفر اللہ گھمن صاحب

نائیجیریا:۔

۵۹۔ مکرم ڈاکٹر یوسف اے لطیف صاحب

(وکیل التصنیف)

بقیہ:۔ فہم القرآن

بجائے خود ایک عظیم الشان معجزہ تھی اس کے ساتھ اس پیشگوئی نے کہ کوئی بڑے سے بڑا عالم فاضل یا ادیب اس کی نظیر لانے پر قادر نہیں ہو سکے گا۔ اس کی عظمت اور اعجازی نشان کو چار چاند لگا دیئے اور بالفعل دنیا کا کوئی شخص آج تک اس کی نظیر پیش نہیں کر سکا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر دردمندانِ اسلام نے جن واشگاف الفاظ میں آپ کو خراجِ تحسین ادا کیا اور جس انداز سے آپ کی اعجازی قوت تحریر کا اعتراف کیا وہ آپ کے علمی تفوق پر شاہد ناطق ہے چنانچہ اخبار صادق (ریواڑی) نے لکھا:۔

"مرزا صاحب نے پُر زور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر انہیں ہمیشہ کے لیے ساکت کر دیا

ایک علمی لیکچر

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ربوہ کے زیر اہتمام ۶ مئی کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ہال میں معروف ماہر طبیعات محترم ڈاکٹر پروفیسر نصیر احمد خان صاحب نے طبیعات کے جدید نظریات اور تخلیق کائنات ADVANCES IN PARTICLE PHYSICS & ITS IMPLICATIONS IN COSMOLOGY کے موضوع پر خطاب کیا۔ فاضل پروفیسر کا علمی لیکچر انگریزی زبان میں ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ بعد ازاں فاضل مقرر نے سوالوں کے جواب دیئے۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے جنہوں نے آخر میں مختصر اختتامی کلمات سے نوازا۔ تقریب کا اختتام دعا پر ہوا۔ جو محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ صدر انجمن احمدیہ نے کرائی۔

ضرورت سٹاف ہسپتال

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے جو دوست خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں وہ اپنی سندات کے ساتھ ہسپتال کے اوقات میں تشریف لا کر ملیں۔ گریڈ اور دیگر مراعات (امداد گندم و موسم سرما) صدر انجمن احمدیہ کی منظور شدہ ہونگی۔

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد	گریڈ
۱۔	میڈیکل آفیسر (ایم بی بی ایس)	۱	۱۷۵۰-۶۰-۱۱۵۰-۵۰-۹۰۰
۲۔	انستھیٹسٹ (")	۱	"
۳۔	میل نرس	۱	۹۳۰-۳۰-۸۳۰-۲۸-۵۵۰-۲۴-۴۳۰
۴۔	اپریشن روم اسسٹنٹ	۱	۷۵۰-۲۲-۶۴۰-۱۸-۵۱۴-۱۶-۳۷۰
۵۔	سٹاف نرس	۳	۹۸۰-۳۰-۸۳۰-۲۸-۵۵۰-۲۴-۴۳۰
۶۔	اپرنٹس	۲	۲۰۰/- روپے ماہانہ الاؤنس بالمقطع

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)